



سوال

قرآن پاک میں طلاق کی شرط دوبارگی ہے، اس کا کیا مطلب ہے وضاحت کر دیں؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسلام نے دو طلاقیں رجعی قرار دی ہیں یعنی پہلی اور دوسری طلاق کے بعد انسان عدت کے دوران رجوع کر سکتا ہے، اور اگر عدت نختم ہو جائے تو نئے سرے سے نکاح کر سکتا ہے، اس میں ولی، گواہ، حق مہر، عورت کی رضامندی ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فَإِمَّا تَرْتَأَمُّنَّ أَوْ تَتَرْتَأَمُّنَّ الْبَتَّةَ: (البقرة: 229)

یہ طلاق (رجعی) دوبارہ ہے، پھر یا تو اچھے طریقے سے رکھ لینا ہے، یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔

اور فرمایا:

فَإِنْ طَلَّقْتَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَنْبَغَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقْتَهَا فَلَا يَنْبَغُ عَلَيْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَ مِنْهَا لَمْ يَتَرَاجَعْ إِلَيْهَا إِلَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ وَبَلَغَ حُدُودَ اللَّهِ يَمْلِكُونَ (البقرة: 230)

پھر اگر وہ اسے (تیسری) طلاق دے دے تو اس کے بعد وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگی، یہاں تک کہ اس کے علاوہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے، پھر اگر وہ اسے طلاق دے دے تو (پہلے) دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں رجوع کر لیں، اگر سمجھیں کہ اللہ کی حدیں قائم رکھیں گے، اور یہ اللہ کی حدیں ہیں، وہ انہیں ان لوگوں کے لیے کھول کر بیان کرتا ہے جو جلتے ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رفاعہ القرظی نے ایک عورت سے شادی کی اور اسے تیسری اور آخری طلاق بھی دے دی، اس عورت نے کسی اور مرد سے شادی کر لی، وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ اس نے جس مرد سے شادی کی ہے وہ حقوق زوجیت ادا نہیں کرتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے کہ یہ عورت دوبارہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا، حَتَّى تَمُوتَ عَيْتَهُ وَيَمُوتَ عَيْتُكَ (صحیح البخاری، الطلاق: 5317)، صحیح مسلم، النکاح: 1433

نہیں (یعنی تو واپس رفاعہ کے پاس نہیں جا سکتی) حتیٰ کہ تو اس کا مزہ چکھے اور وہ تیرا مزہ چکھے

مندرجہ بالا آیت اور حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ تیسری طلاق کے بعد عورت اپنے سابقہ خاوند کے لیے صرف اسی صورت حلال ہو سکتی ہے جب وہ اپنی رغبت سے، گھر بسانے کی غرض سے کسی مرد سے شادی کرے اور مرد کی نیت بھی گھر بسانے کی ہی ہو، سابقہ خاوند کے لیے اس عورت کو حلال کرنا مقصد نہ ہو، ان دونوں کے ازدواجی تعلقات قائم ہوں، پھر دوسرا خاوند کسی سبب کی بنا پر اپنی بیوی کو اپنی مرضی سے طلاق دے دے یا فوت ہو جائے تو یہ عورت سابقہ خاوند کے لیے حلال ہو جائے گی اور وہ اس سے دوبارہ نئے سرے



سے نکاح کر سکتا ہے جس میں ولی، گواہ، حق مہر، عورت کی رضامندی ضروری ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی